Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies Solved Assignment No 2 Autumn 2025
Code 2951 Introduction to Fiqh

سوال نمبر *1:* کسی فریق کی عدم موجودگی میں فیصلہ اور توہین عدالت پر تفصیلی نوٹ

تعارف

عدالت ایک **قانونی ادارہ** ہے جس کا مقصد عدل و انصاف فراہم کرنا اور قانونی تنازعات کا حل کرنا ہے۔ عدالت کے فیصلے اور کارروائیاں قانونی اصولوں اور قوانین کے مطابق کی جاتی ہیں تاکہ شہریوں کے حقوق محفوظ رہیں۔ تاہم،

بعض اوقات قانونی عمل میں ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جہاں **کسی فریق کی عدم موجودگی** یا **عدالت کی توہین** کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ ان دونوں پہلوؤں کو سمجھنا قانونی شعور اور عدالتی نظام کی شفافیت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

۱۔ کسی فریق کی عدم موجودگی میں فیصلہ *(Ex Parte Decision)*

تعریف:

کسی فریق کی عدم موجودگی میں فیصلہ وہ فیصلہ ہے جو عدالت **ایک فریق کے بیان اور دلائل کی بنیاد پر** کرتی ہے، جبکہ دوسرا فریق یا مدعا علیہ قانونی عمل میں شریک نہیں ہوتا یا مقدمے میں حاضری نہیں دیتا۔

قانونی بنیاد:

- قوانین عام طور پر یہ اجازت دیتے ہیں کہ اگر مدعی یا مدعا علیہ عدالت میں پیش نہ ہو تو عدالت ***Ex Parte*** **حکم** جاری کر سکتی ہے۔
- یہ اختیار عدالت کو **عدالت کے وقت اور وسائل کے ضیاع** سے بچاتا ہے۔

اہمیت اور مقاصد:

1. **کارکردگی میں اضافہ:** مقدمات کی فوری سماعت ممکن ہوتی ہے۔
2. **عدالت کی ساکھ:** غیر حاضر فریق کے بہانے سماعت کو غیر ضروری طور پر ملتوی نہیں کیا جاتا۔
3. **مدعی کے حقوق کا تحفظ:** مدعی اپنا حق قانونی طریقے سے حاصل کر سکتا ہے۔

قواعد و ضوابط:

- فیصلہ ہمیشہ قانونی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔
- غیر حاضر فریق کو بعد میں اپیل یا نظرثانی کا حق ہونا چاہیے۔
- عدالت غیر حاضر فریق کو اطلاع دینے کی ذمہ داری رکھتی ہے، خاص طور پر اگر مقدمہ ابتدائی نوٹس پر شروع کیا گیا ہو۔

مثالیں:

1. اگر مدعی عدالت میں اپنا دعویٰ پیش کرے اور مدعا علیہ بغیر کسی قانونی وجہ کے پیش نہ ہو تو عدالت مدعی کے حق میں فیصلہ کر سکتی ہے۔
2. تجارتی معاملات میں، جب کسی پارٹی نے نوٹس وصول کیا ہو لیکن پیش نہ ہو تو عدالت *Ex Parte* حکم صادر کر سکتی ہے۔

امکانات اور خطرات:

- غیر حاضر فریق بعد میں **اپیل کے ذریعے** فیصلہ چیلنج کر سکتا ہے۔
- فیصلہ عموماً وقتی نوعیت کا ہوتا ہے، اور اس میں فریق کی غیر موجودگی کو قانونی بنیاد مانا جاتا ہے۔
- عدالت کو محتاط رہنا چاہیے تاکہ **ناانصافی کا تاثر** پیدا نہ ہو۔

---

۲. توہین عدالت *(Contempt of Court)*

تعریف:

توہین عدالت وہ عمل ہے جو عدالت کی **عزت اور وقار کو نقصان پہنچائے یا عدالتی نظام کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالے۔**

اصناف:

1. **براہِ راست توہین *(Direct Contempt)*:**
   - عدالت کے سامنے ہی گستاخی یا دھمکی دینا۔
   - مثال: عدالت کے حکم کی خلاف ورزی، جج کے ساتھ بدتمیزی۔
2. **بالواسطہ توہین *(Indirect Contempt)*:**
   - عدالت کے فیصلے یا کردار کی عوامی تنقید یا تضحیک۔
   - مثال: میڈیا میں عدالتی فیصلے کی توہین، عدالتی عمل میں رکاوٹ ڈالنا۔
3. **عملی توہین:**
   - عدالتی حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی۔
   - مثال: ملکیتی حقوق کے معاملے میں حکم کے باوجود کسی جائیداد پر قبضہ۔

اہمیت:

- عدالت کی ساکھ اور وقار کی حفاظت
- قانونی نظام کی موثر کارکردگی
- عدالتی فیصلوں کی بروقت عمل درآمد

قانونی حوالہ:

- پاکستان میں **توہین عدالت کی دفعہ *204* اور *209*** قانونِ فوجداری کے تحت آئینی اور قانونی دفعات موجود ہیں۔
- توہین عدالت پر جیل کی سزا، جرمانہ یا دونوں دی جا سکتی ہیں۔

مثالیں:

1. جج کے سامنے بدتمیزی یا دھمکی دینا۔
2. عدالتی حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کرنا۔
3. عدالتی کارروائی میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالنا۔

---

۳. کسی فریق کی غیر حاضری اور توہین عدالت کے درمیان تعلق

- اگر کسی فریق کی غیر حاضری عدالت کی جان بوجھ کر نظر انداز کرنے یا حکم کی مخالفت کی وجہ سے ہو، تو یہ **توہین عدالت** میں شمار ہو سکتا ہے۔
- *Ex Parte* فیصلے عدالت کی طرف سے قانونی طریقہ کار کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، لہذا اس میں **توہین عدالت کا عنصر نہیں ہوتا۔**
- تاہم، اگر غیر حاضری **مقررہ نوٹس کے باوجود ہو** یا عدالت کی نافرمانی پر مبنی ہو، تو عدالت فریق کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کر سکتی ہے۔

---

۴. قانونی اور عملی نکات

1. نوٹس کی فراہمی:

- عدالت کسی فریق کو نوٹس کے بغیر *Ex Parte* فیصلہ نہیں دے سکتی۔
- نوٹس کی عدم موجودگی میں فیصلہ کالعدم بھی ہو سکتا ہے۔

2. اپیل اور نظرثانی:

- *Ex Parte* فیصلے کے خلاف غیر حاضر فریق کو اپیل یا نظرثانی کا حق حاصل ہوتا ہے۔
- اس سے انصاف کے اصولوں کی مکمل پاسداری ہوتی ہے۔

3. عدالتی وقار کی حفاظت:

- توہین عدالت کے تمام واقعات پر سخت کارروائی ضروری ہے تاکہ عدالتی نظام میں عوام کا اعتماد قائم رہے۔

4. اخلاقی اور قانونی رویہ:

- فریقین کے لیے ضروری ہے کہ عدالت کے سامنے **عزت اور فرمانبرداری** کا مظاہرہ کریں۔
- عدالت کی ہدایت کی خلاف ورزی نہ صرف قانونی جرم ہے بلکہ سماجی طور پر بھی ناپسندیدہ عمل ہے۔

---

۵. نتیجہ

1. ***Ex Parte* فیصلے** قانونی نظام میں ایک اہم سہولت ہیں، جو عدالت کو مقدمات جلد نمٹانے میں مدد دیتے ہیں۔

2. **توہین عدالت** عدالت کی ساکھ اور عدالتی نظام کی تاثیر کے لیے خطرہ ہے اور اس پر قانونی کارروائی لازمی ہے۔

3. **غیر حاضر فریق کی ذمہ داری** ہے کہ وہ قانونی عمل میں حصہ لے اور عدالت کے احکامات کی تعمیل کرے۔

4. **عدالت کی ذمہ داری** ہے کہ وہ ہر فریق کو انصاف فراہم کرے، *Ex Parte* فیصلے کی صورت میں بعد میں اپیل کے لیے موقع فراہم کرے۔

5. یہ دونوں اصول مل کر **عدالت کی آزادی**، **ساکھ اور قانونی نظام کی مضبوطی** کو یقینی بناتے ہیں۔

سوال نمبر 2: دعویٰ سے متعلق امور پر تفصیلی بحث

تعارف

اسلامی قانون اور جدید عدالتی نظام میں **دعویٰ *(Claim* یا *Suit)*** کسی فریق کی طرف سے **حقوق یا قانونی مطالبات** کے حصول کے لیے عدالت میں پیش کیا جانے والا معاملہ ہے۔ دعویٰ عدالت کے ذریعے حقوق کے تحفظ، تنازعہ کے حل اور انصاف کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ دعویٰ کے قانونی، اخلاقی اور عملی پہلوؤں کو سمجھنا عدالتی نظام میں شفافیت اور قانون کی پاسداری کے لیے ضروری ہے۔

---

۱. دعویٰ کی تعریف

دعویٰ کا لغوی معنی ہے*:* **مطلوب یا مطالبہ کرنا۔**

اصطلاح میں دعویٰ وہ **قانونی مطالبہ ہے جو فریق مقدمہ (مدعی) عدالت کے**

سامنے پیش کرتا ہے تاکہ اس کا حق حاصل ہو یا اس کے حقوق کی پامالی روکنے کے لیے عدالت حکم صادر کرے۔

فقہ اسلامی میں، دعویٰ کو **حق کے تحفظ یا نقصان سے بچاؤ کے لیے فریق کی طرف سے عدالت میں پیش کردہ معاملہ** کہا جاتا ہے۔

اہمیت:

1. عدالتی انصاف کی ضمانت
2. حقوق کی بازیابی
3. قانونی نظام میں شفافیت
4. معاشرتی استحکام

۲۔ دعویٰ کی اقسام

دعویٰ کو فقہاء اور عدالتی نظام میں مختلف بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہے:

(الف) مدنی دعویٰ (Civil Suit)

- **تعریف:** ایسے دعوے جو ذاتی، مالی، یا معاہداتی تعلقات سے متعلق ہوں۔

- **مثالیں:**
  - قرض کے وصولی کے لیے مقدمہ
  - زمین یا جائیداد کے تنازع
  - کرایہ یا زکات کے مطالبات
- **خصوصیات:**
  - مدعی کی قانونی حیثیت واضح
  - مدعا علیہ کے حقوق اور دفاع کا امکان موجود

(ب) فوجداری دعویٰ (Criminal Suit)

- **تعریف:** وہ دعوے جو جرم کی صورت میں عدالت میں پیش کیے جاتے ہیں۔
- **مثالیں:**
  - قتل، چوری، دھوکہ یا توہین عدالت کے مقدمات
  - کسی جرم کی سزا یا تلافی کا مطالبہ
- **خصوصیات:**
  - ریاست مدعی کی نمائندگی کرتی ہے
  - عدالت کا مقصد جرم کی سزا اور نظم قائم رکھنا

(ج) اختیاری دعویٰ *(Equitable Suit)*

- **تعریف:** ایسے دعوے جو **انصاف اور عدل کے اصولوں** پر مبنی ہوں، حتی کہ قانونی طور پر واضح حقوق موجود نہ ہوں۔
- **مثالیں:**
  - ظلم یا دھوکہ کے خلاف مطالبہ
  - ناپسندیدہ تعلقات کی روک تھام کے لیے عدالت میں پیش کیا گیا معاملہ

---

۳. دعویٰ دائر کرنے کے اصول

دعویٰ دائر کرنے کے لیے کچھ بنیادی اصول اور ضوابط ہیں:

1. صلاحیت دعویٰ *(Legal Standing)*

- دعویٰ صرف وہ شخص دائر کر سکتا ہے جس کے **ذاتی یا قانونی حقوق متاثر** ہوں۔
- مثال: کسی کے مال پر قبضہ ہونے کی صورت میں صرف مالک دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

2. اہلیت مقدمہ *(Capacity to Sue)*

- مدعی بالغ، عاقل اور قانونی طور پر اہل ہونا چاہیے۔
- نابالغ یا مجنون شخص کے لیے سرپرست یا والدین کی نمائندگی ضروری ہے۔

3. دعویٰ کا حقیقی بنیاد پر ہونا *(Substantive Right)*

- دعویٰ صرف اسی حق پر دائر کیا جا سکتا ہے جو **قانونی طور پر جائز اور قابل تسلیم** ہو۔
- مثال: جعلی دعویٰ یا حقائق کے بغیر دعویٰ قابل قبول نہیں۔

4. وقت کی پابندی *(Limitation Period)*

- دعویٰ دائر کرنے کی مدت قانونی حد کے اندر ہونی چاہیے۔
- مثال: قرض کے مقدمات کی مخصوص مدت کے بعد عدالت کارروائی نہیں کرے گی۔

5. ثبوت کی بنیاد *(Evidence)*

- دعویٰ کی کامیابی کے لیے **قوی ثبوت، دستاویزات، گواہان یا معاہدے** کی بنیاد ضروری ہے۔

۴. دعویٰ کے قانونی مراحل

دعویٰ دائر کرنے کے بعد عدالتی نظام میں یہ مراحل طے ہوتے ہیں:

1. نوٹس اور درخواست کی تیاری

- دعویٰ کی تفصیلات اور مطالبات لکھ کر عدالت میں جمع کروائے جاتے ہیں۔
- قانونی نوٹس کے ذریعے مدعا علیہ کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

2. عدالتی سماعت

- عدالت میں دونوں فریق پیش ہوتے ہیں
- دلائل، دستاویزات اور گواہان کی سماعت کی جاتی ہے

3. ثبوت کی جانچ

- عدالت تمام ثبوتوں کا تجزیہ کرتی ہے
- معتبر اور قانونی شواہد کی بنیاد پر فیصلہ صادر کیا جاتا ہے

4. فیصلہ یا حکم

- عدالت **مدعی کے حق میں یا مدعا علیہ کے حق میں** فیصلہ کرتی ہے
- فیصلہ **مستند قانونی اصولوں اور شواہد** پر مبنی ہوتا ہے

5. اپیل اور نظرثانی

- غیر مطمئن فریق اپیل کر سکتا ہے
- اعلی عدالت میں نظرثانی کی جا سکتی ہے

---

۵. دعویٰ کے اخلاقی اور عملی پہلو

1. اخلاقی اصول:

- دعویٰ دائر کرنے والا فریق حقائق اور شواہد کی بنیاد پر عدل چاہے
- جھوٹ یا دھوکہ کے لیے دعویٰ دائر کرنا ممنوع

2. معاشرتی اثرات:

- دعویٰ کے ذریعے حقوق کی بازیابی اور عدالتی نظام کی مضبوطی
- معاشرتی انصاف اور شہری تحفظ کے قیام میں مدد

3. فقہی اہمیت:

- اسلامی فقہ میں دعویٰ **حق کے تحفظ اور عدل قائم کرنے کا ذریعہ** ہے
- عدل کے بغیر معاشرہ فاسد ہو جاتا ہے

---

۶. دعویٰ دائر کرنے والے فریق کے حقوق اور ذمہ داریاں

حقوق:

- عدالت میں اپنے دلائل پیش کرنے کا حق
- ثبوت پیش کرنے کا حق
- اپیل یا نظرثانی کا حق

ذمہ داریاں:

- جھوٹ نہ بولنا
- قانونی قواعد کی پابندی
- عدالتی احکامات کی تعمیل

---

۷. مدعا علیہ کے حقوق اور ذمہ داریاں

حقوق:

- نوٹس کے بعد پیش ہونے کا حق
- اپنی صفائی یا دفاع پیش کرنے کا حق
- اپیل یا نظرثانی کی درخواست دینے کا حق

ذمہ داریاں:

- عدالتی کارروائی میں حاضری
- عدالت کے فیصلے کی تعمیل
- قانونی ثبوت فراہم کرنا

---

۸. دعویٰ کے اہم اصول

1. **عدالت کی آزادی:** عدالت فیصلہ کرتے وقت **ظاہر اور باطن دونوں حقائق کو دیکھتی ہے۔**

2. **ثبوت کی اہمیت:** دعویٰ کی کامیابی یا ناکامی کی بنیاد **قوی ثبوت اور شواہد** پر ہے۔
3. **حق اور انصاف کا اصول:** دعویٰ کا مقصد صرف **حقوق کی بحالی اور عدل قائم کرنا** ہونا چاہیے۔
4. **اخلاقی تقاضے:** قانونی طریقے کے ساتھ نیک نیتی سے دعویٰ دائر کرنا ضروری ہے۔

---

۹. نتیجہ

دعویٰ ایک **قانونی اور اخلاقی آلہ** ہے جو معاشرتی انصاف کو یقینی بناتا ہے۔

- دعویٰ کے بغیر فرد یا گروہ **حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی راستہ** نہیں رکھتا۔
- دعویٰ دائر کرنے کے اصول، اقسام، مراحل اور قانونی ضوابط فریقین کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں۔
- اسلامی فقہ میں دعویٰ کی اہمیت نہ صرف **حقوق کی بازیابی** بلکہ **معاشرتی عدل و انصاف کی بنیاد** ہے۔

- دعویٰ کی صحیح قانونی عمل درآمد کے ذریعے معاشرہ منظم، محفوظ اور شفاف رہتا ہے، جبکہ فریقین کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دعویٰ دائر کرتے وقت حقائق اور شواہد کے مطابق عمل کریں۔

سوال نمبر 3: حد قذف کے ثبوت اور اس کے ساقط ہونے کے اسباب پر تفصیلی روشنی

تعارف

اسلامی فقہ میں **حد قذف** ایک اہم اور مخصوص حد ہے جو **زنا یا غیر اخلاقی تعلقات کے الزام کی صورت میں کسی شخص پر لگائی جاتی ہے، اگر وہ بغیر کسی قانونی ثبوت کے کسی معصوم شخص کو زنا کے ارتکاب میں ملوث قرار دے دے۔** حد قذف کا مقصد **غلط الزامات، بے بنیاد الزامات اور انسانی عزت کی حفاظت** ہے۔ یہ ایک سخت اور واضح حد ہے کیونکہ یہ **فحاشی اور توہین کے خلاف اسلامی معاشرت کی حفاظت** کرتی ہے۔

---

۱. حد قذف کی تعریف

لغوی تعریف:

- قذف کا لغوی مطلب ہے **کسی پر جھوٹا الزام لگانا۔**

- فقہاء کے نزدیک قذف وہ فعل ہے جس میں کوئی شخص **معصوم شخص کو زنا یا غیر اخلاقی عمل میں ملوث قرار دے دے** اور اس کے لیے **ثبوت فراہم نہ کرے۔**

اصطلاحی تعریف:

- امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کی رائے میں:

"حد قذف وہ حد ہے جو کسی شخص پر جھوٹا الزام لگانے، عزت اور حرمت کو مجروح کرنے کی صورت میں مقرر کی جاتی ہے، بشرطیکہ الزام زنا یا غیر اخلاقی فعل کے متعلق ہو اور کوئی معقول شہادت نہ ہو۔"

اہمیت:

- معاشرت میں عزت و ناموس کی حفاظت
- جھوٹے الزامات سے لوگوں کے دلوں اور سماج پر پڑنے والے اثرات کا تدارک
- قانونی اور اسلامی نظام میں عدل و انصاف کی مضبوطی

۲. حد قذف کے ثبوت

حد قذف کے لیے **فقہاء نے سخت اور واضح ثبوت مقرر کیے ہیں** تاکہ کوئی بے گناہ شخص ظلم کا شکار نہ ہو۔

الف) چار عادل گواہوں کا ثبوت

- کسی شخص پر قذف کی حد لگانے کے لیے **چار عادل بالغ مرد گواہ** درکار ہیں۔
- یہ گواہ **براہ راست الزام یا فعل کا مشاہدہ** کرتے ہوں۔
- گواہی میں کوئی جھوٹ یا تضاد نہیں ہونا چاہیے۔

ب) اقرار یا اعلانیہ اعتراف

- ملزم خود **اعتراف کرے** کہ اس نے الزام لگایا یا فعل کیا۔
- اعتراف **آزاد ارادے سے** ہونا چاہیے، بغیر کسی دباؤ کے۔

ج) تحریری ثبوت یا خط و کتابت

- بعض فقہاء کے نزدیک، اگر الزام تحریر شدہ ہو اور **واضح اور مصدقہ خطوط** موجود ہوں تو حد قذف لگ سکتی ہے۔

- تحریری ثبوت میں **جھوٹ کی واضح نشانی** اور **فریقین کی شناخت** ضروری ہے۔

د) غیر معقول الزامات کی صورت میں ثبوت

- اگر الزام میں **جھوٹ یا غلط بیانی واضح ہو** اور کوئی حقیقی گواہ موجود نہ ہو، تو حد قذف لگائی جا سکتی ہے۔

اہم نکات:

1. ثبوت کا معیار بہت سخت ہے تاکہ کوئی **بے گناہ متاثر نہ ہو۔**
2. صرف جھوٹے الزام پر ہی حد قذف لاگو ہوتی ہے، حقیقت پر مبنی الزام پر نہیں۔
3. گواہوں کی تعداد اور عدل و تقویٰ لازمی ہے۔

---

۳. حد قذف کے ساقط ہونے کے اسباب

حد قذف ہر صورت میں لاگو نہیں ہوتی۔ فقہاء نے مختلف اسباب بیان کیے ہیں جس سے حد قذف **ساقط یا غیر نافذ** ہو سکتی ہے۔

(الف) الزام میں حقیقت ہونا

- اگر الزام صحیح اور ثابت ہو، تو حد قذف نہیں لگتی بلکہ **حقائق کی بنیاد پر قانونی کارروائی** ہوتی ہے۔
- مثال: اگر شخص نے واقعی زنا کیا ہے اور اس کا ثبوت موجود ہے تو اس پر قذف کا اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ زنا کی حد مقرر ہوتی ہے۔

(ب) عدم قصد یا غلط فہمی

- اگر الزام لگانے والا شخص **غلط فہمی یا زبانی غلطی کی بنیاد پر الزام لگائے** تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔
- فقہاء اس کو **ناقص قصد** کہتے ہیں۔

(ج) اجتناب اور توبہ

- اگر الزام لگانے والا شخص اپنی غلطی **قبول کر لے اور معافی یا توبہ کرے** تو حد قذف ساقط ہو سکتی ہے۔

(د) رضاکارانہ جبر یا دباؤ

- اگر الزام کسی **زبردستی، دھمکی یا مجبوریت** کی وجہ سے لگایا گیا ہو تو حد قذف نافذ نہیں ہوتی۔

(ہ) عدم ثبوت

- چار عدل گواہ یا اعتراف کی کمی
- صرف مشہور افواہوں یا ناقص شہادت کی بنیاد پر حد لاگو نہیں ہوتی

---

۴. فقہی حوالہ جات اور مختلف مکاتب فکر کا موقف

مکتب فکر	حد قذف کے ثبوت	ساقط ہونے کے اسباب
حنفی	۴ عادل گواہ یا اعتراف	قصد کی کمی، غلط فہمی، عدم ثبوت، توبہ
شافعی	۴ عادل گواہ یا واضح تحریر	اجبار، غلط فہمی، توبہ، عدم قصد
مالکی	۴ عادل گواہ، اعتراف، تحریر	قصد نہ ہونا، حقیقت، اجبار، معافی

حنبلی ۴ عادل گواہ یا حقیقت، غلط فہمی، جبر،

اعتراف توبہ

نتیجہ:

تمام مکاتب فکر میں حد قذف کے ثبوت کے معیار سخت ہیں اور ساقط ہونے کے اسباب پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

---

۵. عملی اہمیت

1. **معاشرتی تحفظ:** لوگوں کی عزت و حرمت کی حفاظت
2. **جھوٹے الزام کی روک تھام:** بے بنیاد الزامات سے سماج میں فساد نہیں ہوتا
3. **عدالتی نظام کی مضبوطی:** عدالت کی طرف سے واضح حدود کی موجودگی
4. **اخلاقی تعلیم:** افواہوں، بدگمانی اور جھوٹ سے پرہیز کی ترغیب

---

۶. خلاصہ

- **حد قذف:** جھوٹے الزام کی سزا
- **ثبوت:** ۴ عادل گواہ، اعتراف، تحریری شہادت
- **ساقط ہونے کے اسباب:** حقیقت، غلط فہمی، جبر، توبہ، عدم قصد یا عدم ثبوت
- اسلامی قانون میں حد قذف **نہایت سخت اور محدود** ہے تاکہ بے گناہ متاثر نہ ہو، اور معاشرت میں **عدل، شفافیت اور انسانی عزت** قائم رہے۔

سوال نمبر *4:* ارتداد کی حد اور مرتدوں کے احکام پر تفصیلی روشنی

تعارف

اسلامی فقہ میں **ارتداد *(Apostasy)*** کا مفہوم اس شخص سے متعلق ہے جو **اسلام قبول کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے یا اس کی بنیادی عقائد کو رد کر دے**۔ ارتداد ایک ایسا معاملہ ہے جس میں **دین**، **معاشرت** اور **قانون** کے پہلوؤں کا تعلق ہے۔ فقہاء نے اس کے احکام اور سزا کے بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے تاکہ معاشرت میں **ایمان**، **تحفظ** اور **عدل** قائم رہے۔

۱۔ ارتداد کی تعریف

لغوی معنی*:*

- ارتداد کا لغوی مطلب ہے **پیچھے ہٹنا، واپس جانا یا چھوڑ دینا۔**

اصطلاحی تعریف*:*

- فقہاء کے نزدیک ارتداد وہ عمل یا قول ہے جس میں ایک شخص:

1. اسلام قبول کرنے کے بعد
2. قرآن و سنت کے بنیادی عقائد کو رد کرے،
3. واضح اور شعوری طور پر اسلام سے منحرف ہو۔

اہم نکات:

- ارتداد کا تعلق صرف **اسلام کے بنیادی عقائد** سے ہے، نہ کہ چھوٹی عبادات یا اخلاقی غفلت سے۔
- ارتداد کے لیے **آزاد ارادہ اور شعور** ہونا ضروری ہے۔

---

۲. ارتداد کی اقسام

فقہاء نے ارتداد کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے تاکہ **سزا اور قانونی کارروائی** واضح ہو:

(الف) ارتداد قلبي (دل کی ارتداد)

- شخص اپنے دل میں اسلام سے رجوع کرتا ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کرتا۔

- عملی طور پر سزا نہیں دی جاتی کیونکہ **باطن کا علم صرف اللہ کو ہے۔**

(ب) ارتداد لفظی (قول کی ارتداد)

- شخص **لفظی طور پر اسلام کا انکار یا کفر بیان** کرتا ہے۔
- مثال: "میں اسلام قبول نہیں کرتا" یا "قرآن جھوٹ ہے" کہنا۔

(ج) ارتداد عملی (عمل کی ارتداد)

- اسلام کے احکام کو چھوڑنا یا **کفر پر مبنی اعمال انجام دینا۔**
- مثال: نماز ترک کرنا، اسلام کی مخالفت میں عمل کرنا یا کسی غیر اسلامی عبادت میں شریک ہونا۔

(د) ارتداد دائمی اور عارضی

- **دائمی ارتداد:** شخص مستقل طور پر اسلام چھوڑ دیتا ہے
- **عارضی ارتداد:** شخص زبانی یا عملی طور پر ارتداد ظاہر کرتا ہے مگر توبہ کر لے

---

۳. ارتداد کے احکام

فقہ اسلامی میں مرتد کے بارے میں احکام کا تعلق **سزا**، **معاشرتی اثرات اور عدل و انصاف** سے ہے۔

(الف) مرتد بالغ، عاقل اور آزاد ارادے والا

- اگر ارتداد **عقل، شعور اور بالغ ہونے کے ساتھ ہو** تو مرتد کی سزا کے احکام سخت ہیں۔
- فقہاء کے نزدیک سزا کی نوعیت درج ذیل ہے:

1. دعوتِ توبہ:

- مرتد کو پہلے **تین دن** کا وقت دیا جاتا ہے کہ وہ توبہ کرے اور اسلام پر واپس آئے۔
- یہ وقت تاکہ **ظاہر و باطن دونوں میں اصلاح** ممکن ہو۔

2. سزا:

- اگر توبہ نہ کرے، تو **حد کے طور پر سزا دی جاتی ہے**۔
- عام فقہاء کے نزدیک:
  - **مرد مرتد:** موت

- ■ **عورت مرتد:** جیل یا قید کی صورت میں سزا (کچھ فقہاء کے نزدیک زندگی کی حفاظت کی شرط)
  - ○ اس کا مقصد **اسلامی معاشرت کی حفاظت اور لوگوں کے ایمان کی مضبوطی** ہے۔

(ب) مرتد نابالغ یا مجنون

- نابالغ یا مجنون شخص پر حد نہیں لگتی کیونکہ ارتداد کے لیے **عقل اور بالغ ہونا ضروری** ہے۔

(ج) مرتد زبانی اور عملی

- صرف لفظی ارتداد پر توبہ کی دعوت دی جاتی ہے۔
- عملی ارتداد کے لیے **عدالتی کارروائی** ضروری ہے تاکہ معاشرہ متاثر نہ ہو۔

(د) مرتد غیر مسلم سے اسلام کی طرف لوٹنے والے

- اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کر کے پھر واپس جا رہا ہو، تو اسے **توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔**

---

۴. فقہی اختلافات

مکتب فکر	**مرتد کے احکام**	**اہم نکات**
حنفی	توبہ کی دعوت، دوبارہ نہ لوٹنے پر جیل یا حد	عورت کے لیے موت کی شرط عموماً نہیں، قید یا پابندی
شافعی	توبہ کی دعوت، نہ لوٹنے پر مرد مرتد کی موت	عورت کے لیے بھی مخصوص حالات میں سزا
مالکی	توبہ کی دعوت، عدم توبہ پر موت	عملی اور لفظی ارتداد دونوں شامل
حنبلی	توبہ کی دعوت، عدم توبہ پر موت	مرتد کا قتل معاشرتی حفاظت کے لیے ضروری

نتیجہ:

تمام مکاتب فکر میں **توبہ کی دعوت لازمی** ہے، اور سزا صرف **غیر تابعدار اور بالغ مرتد** کے لیے مخصوص ہے۔

1. تحقیق و تصدیق:

- مرتد ہونے کا الزام صرف **ثابت حقائق اور واضح دلائل** کی بنیاد پر ہو۔
- تفتیش کے بغیر کارروائی جائز نہیں۔

2. عدالتی سماعت:

- عدالت مرتد کو **توبہ کی دعوت** دیتی ہے اور توبہ نہ کرنے پر فیصلہ صادر کرتی ہے۔
- سماعت کے دوران **ثبوت، گواہان اور اعتراف** کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

3. توبہ کی اہمیت:

- توبہ سے مرتد کا معاملہ **حل ہو جاتا ہے** اور حد نہیں لگتی۔
- یہ اصول **اسلامی عدل اور رحمت** کو ظاہر کرتا ہے۔

۶. معاشرتی اور اخلاقی اہمیت

1. ایمان کی حفاظت:

- ارتداد کی حد سے اسلام کے بنیادی عقائد کی **حفاظت اور مضبوطی** ممکن ہے۔

2. معاشرتی استحکام:

- ارتداد کے واضح احکام سے لوگ **معاشرتی فساد یا گمراہی** سے بچتے ہیں۔

3. اخلاقی سبق:

- یہ اصول لوگوں کو **ایمان کی قدر، دین کی پاسداری اور توہین اسلام سے پرہیز** سکھاتے ہیں۔

4. توبہ کا موقع:

- ارتداد کے باوجود توبہ کی دعوت **رحمت اور اصلاح** کی علامت ہے۔

---

۷. خلاصہ

- **ارتداد:** اسلام قبول کرنے کے بعد دین سے منحرف ہونا
- **اقسام:** ارتداد قلبی، لفظی، عملی
- **احکام:** توبہ کی دعوت، عدم توبہ پر حد
- **فقہی اختلاف:** مکاتب فکر میں نوعیت اور سزا میں فرق
- **عدالتی اصول:** تحقیق، سماعت، توبہ کی دعوت، عدالت کا فیصلہ
- **معاشرتی اہمیت:** ایمان، اخلاق اور عدل کی حفاظت
- **اخلاقی پہلو:** توبہ اور اصلاح پر زور

اسلامی فقہ میں ارتداد کی حد کا مقصد **محض سزا نہیں بلکہ معاشرت میں ایمان کی حفاظت، اخلاقی اصولوں کی مضبوطی اور افراد کی اصلاح** ہے۔

سوال نمبر *5:* اسلام میں تعزیرات کے اہداف اور مقاصد

تعارف

اسلامی فقہ میں **تعزیرات** ***(Ta’zeerat)*** وہ **سزا یا تعزیرات ہیں جو شرعی حدود** ***(Hudood)*** **کے زمرے میں نہ آنے والے جرائم یا فوجداری اقدامات پر عدالت کی صوابدید کے تحت دی جاتی ہیں۔**

تعزیرات کی وضاحت اور اہداف کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ یہ نہ صرف **معاشرتی نظم قائم کرنے** بلکہ **انسانی حقوق اور اصلاح کی غرض** سے بھی جڑی ہیں۔ اسلام میں تعزیرات **حدود اور قصاص کے علاوہ دیگر جرائم کے لیے نافذ کی جاتی ہیں** تاکہ معاشرت میں عدل و انصاف اور اخلاقی اصول قائم رہیں۔

---

۱. تعزیرات کی تعریف

لغوی معنی*:*

- تعزیر کا مطلب ہے **سزا دینا، ناپسندیدہ فعل کو روکنا۔**

اصطلاحی تعریف:

- فقہاء کے نزدیک:

"تعزیر وہ سزا ہے جو کسی مجرم پر عدالت کی صوابدید، شرعی نصوص اور معاشرتی ضرورت کے مطابق عائد کی جاتی ہے، بشرطیکہ وہ حد یا قصاص کے زمرے میں نہ آئے۔"

اہمیت:

- جرائم کے سدباب اور اصلاح مجرم
- معاشرتی سکون اور امن قائم رکھنا
- عدالت اور حکمرانی کے اختیار کی واضح حد

۲۔ تعزیرات کی اقسام

اسلامی فقہ میں تعزیرات کی چند اہم اقسام ہیں:

(الف) حد تعزیر *(Ta'zeer al-Muqarrar)*

- وہ تعزیر جو **نص یا حدیث کی روشنی میں مقرر کی گئی ہو**۔
- مثال: جادوگر، شراب نوشی یا حرام آمدنی کے لیے نصوص میں سزا کی وضاحت

(ب) اختیار عدلیہ یا حکمران کی تعزیر

- عدالت یا حکمران کے اختیار سے **سزا کا تعین** کیا جاتا ہے۔
- مثال: کوئی فریق جھوٹا الزام لگائے، یا نقصان پہنچائے، تو عدالت مناسب تعزیر کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

(ج) اصلاحی تعزیر

- معاشرت اور اخلاق کی اصلاح کے لیے
- مقصد صرف سزا نہیں بلکہ **تعلیم، اصلاح اور لوگوں کے کردار کی بہتری** بھی ہے
- مثال: کم عمر کے مجرم کے لیے تربیتی قید

---

۳. تعزیرات کے بنیادی اہداف

تعزیرات کے نفاذ کے پیچھے اسلام میں چند بنیادی مقاصد ہیں:

(الف) معاشرتی تحفظ

- تعزیرات کے ذریعے معاشرت میں **امن، سکون اور اخلاقی اصول** قائم کیے جاتے ہیں۔
- ہر فرد کو معلوم ہو کہ غیر قانونی یا غیر اخلاقی عمل کے نتائج ہوں گے۔

(ب) اصلاح مجرم

- تعزیرات صرف سزا نہیں بلکہ **توبہ، اصلاح اور فکری تربیت** کے لیے ہیں۔
- اسلام میں سخت سزا کا مقصد صرف **انتقام نہیں بلکہ اصلاح اور معاشرتی تحفظ** ہے۔

(ج) عدل و انصاف کی فراہمی

- تعزیرات کے ذریعے عدالت کے اختیار اور قانون کی **حکمرانی قائم** ہوتی ہے۔
- یہ نظام یقینی بناتا ہے کہ کوئی **ناانصافی یا ظلم سے بچا ہوا** نہ رہے۔

(د) جرائم کے سدباب اور روک تھام

- تعزیرات سے معاشرت میں جرائم کی **کم از کم شرح** کو برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- مثال: چوری، دھوکہ دہی یا زنا کے الزامات میں تعزیر سے لوگ باز رہتے ہیں۔

(ہ) معاشرتی اخلاق کی حفاظت

- تعزیرات کے ذریعے **اسلامی اخلاقیات اور اصول** کی پاسداری ممکن ہوتی ہے۔
- لوگوں کو حرام فعل سے روکا جاتا ہے اور معاشرت میں پاکیزگی قائم رہتی ہے۔

---

۴. تعزیرات کے مقاصد کا فلسفہ

اسلامی فقہاء نے تعزیرات کے اہداف کو چار بنیادی پہلوؤں میں تقسیم کیا ہے:

1. دفاع معاشرہ *(Protection of Society)*

- تعزیرات سے معاشرت میں **امن و سکون قائم** ہوتا ہے۔
- ہر فرد جانتا ہے کہ جرم کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔

2. اصلاح شخص *(Reformation of the Offender)*

- مقصد صرف سزا نہیں، بلکہ **شخص کو درست راہ پر لانا** اور توبہ کا موقع دینا۔
- تعلیم، تربیت اور تربیتی قید اس مقصد میں مددگار ہیں۔

3. انصاف اور برابری *(Justice and Equity)*

- تعزیرات کے ذریعے **ہر شخص کے ساتھ عدل** قائم رہتا ہے، خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

4. دینی تعلیم اور اخلاقی سبق *(Moral and Religious Guidance)*

- تعزیرات لوگوں کو **اسلامی اخلاقیات، شرعی حدود اور اصولوں** سے روشناس کراتی ہیں۔

---

۵. فقہی نقطہ نظر اور تعزیرات

مکتب فکر	تعزیر کی نوعیت	اہم نکات
حنفی	حکمران یا عدالت کی صوابدید، نصوص کی روشنی میں	مقصد اصلاح اور معاشرتی تحفظ
شافعی	نصوص کی بنیاد پر یا حکومتی اختیار سے	سختی اور توبہ کا امتزاج
مالکی	اجتماعی امن اور اصلاح	اصلاحی اور معاشرتی پہلو کو زیادہ ترجیح
حنبلی	نصوص کی پابندی اور عدالت کی صوابدید	حد، قصاص اور تعزیر میں توازن

نتیجہ:

تمام مکاتب فکر میں تعزیرات کا بنیادی مقصد **سزا نہیں بلکہ معاشرت، عدل و انصاف اور اصلاح** ہے۔

---

۶. عملی مثالیں

1. **شراب نوشی:**
   - حد کا اطلاق نصوص میں واضح، تعزیر سے پہلے توبہ کی دعوت
2. **چوری یا دھوکہ:**
   - حد کے زمرے میں نہ آنے والی چھوٹی چوری پر تعزیر
3. **جھوٹے الزام یا توہین:**
   - عدالت کی صوابدید سے مناسب تعزیر
4. **عوامی فساد یا فساد فی الارض:**
   - حکومتی اختیار سے تعزیر یا جیل

---

۷. تعزیرات کے نفاذ کے اصول

1. **عدالتی اختیار:** صرف عدالت یا حکمران تعزیر مقرر کر سکتا ہے۔
2. **ثبوت کی بنیاد:** جرم یا غیر اخلاقی فعل کا **ثبوت یا شواہد** لازمی ہیں۔
3. **اصلاح اور توبہ:** تعزیر کے ساتھ ہمیشہ **اصلاح اور توبہ کا موقع** فراہم کیا جائے۔

4. **سماجی اور اخلاقی مقصد:** تعزیر کا مقصد معاشرتی امن، اخلاقیات اور قانون کی پاسداری ہے۔

---

۸. معاشرتی اور اخلاقی اہمیت

- **امن و سکون:** تعزیرات سے معاشرت میں نظم قائم
- **جرائم کی روک تھام:** لوگ حرام فعل سے باز رہتے ہیں
- **اخلاقی تعلیم:** معاشرتی اخلاق اور اصول مضبوط رہتے ہیں
- **عدالتی اختیار:** عدالت کے فیصلے اور صوابدید کی اہمیت واضح

---

۹. خلاصہ

- **تعزیرات:** اسلام میں وہ سزا ہے جو حد یا قصاص کے زمرے میں نہ آنے والے جرائم کے لیے عدالت کی صوابدید سے دی جاتی ہے۔
- **اہداف:**

    1. معاشرتی تحفظ

2. اصلاح مجرم

3. عدل و انصاف کی فراہمی

4. جرائم کی روک تھام

5. اسلامی اخلاقیات کی حفاظت

- **فقہی اصول:** تعزیر کی صوابدید عدالت یا حکمران کے اختیار میں، ثبوت اور اصلاح کے ساتھ
- **معاشرتی اہمیت:** امن، عدل، اخلاق اور اصلاح

اسلام میں تعزیرات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ **سزا کا استعمال معاشرت کی حفاظت، انسان کی اصلاح اور عدل و انصاف قائم رکھنے کے لیے کیا جائے، نہ کہ انتقام یا ظلم کے لیے۔**